سوال

(114) کیا خاوند کا رضاعی باپ محرم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہو کا اپنے رضاعی سسر سے پردہ نہ کرنے کا حکم؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح قول جسے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کی ہے کے مطابق عورت کا اپنے رضاعی سسر سے پردہ نہ کرنا جائز نہیں اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة"

"جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے ویسے ہی دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔" بخاری (5099) کتاب النکاح باب قول اللہ تعالیٰ ﴿وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ﴾ موطا (2/601) مسلم (1444) کتاب الرضاع: باب یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة" نسائی (6/102) دارمی (2/155) وغیرہ

اور عورت کا سسر بہو پر نسبی اعتبار سے حرام نہیں بلکہ وہ تو شادی کی وجہ سے حرام ہوا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے:

"اور (تم پر حرام ہیں) تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں۔" النساء۔23

رضاعی بیٹا مرد کا صلبی اور سگا بیٹا نہیں اس بنا پر اگر عورت کے خاوند کا کوئی رضاعی باپ ہو تو وہ عورت واجبی طور پر اس سے پردہ کرے گی اور اس کے سامنے اپنا چہرہ وغیرہ ننگا نہیں کرے گی اور اگر بالفرض رضاعی بیٹے سے عورت کو علیحدگی ہوجائے تو پھر جمہور علمائے کرام کی رائے میں اس عورت کا رضاعی سسر سے نکاح حلال نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص174

محدث فتویٰ